6666 ـ كيا عورت مردوں كے اختلاط والى جگہ پر كام كرتى رہے؟

سوال

ميں ايك مسلمان عورت ہوں ميرى عمر اكتيس برس ہے، ميں نے اسلام كى اساسيات تو حاصل كى ہيں ليكن عموما يورپى اورمغربى طريقہ كے ساتھ ميں نے ملك سے باہر يورپى يونيورسٹى ميں تعليم حاصل كى اور اس كے بعد انٹرنيشنل كمپنى ميں ملازمت كى جو معروف طريقہ! Career path پر كام كرتى ہے.
ميرے والدين بوڑھے ہو چكے ہيں، اور زندگى كے اسى طريقہ پرابھارنے كے ساتھ ميرى تربيت ہوئى ہے، اس كے علاوہ ميں اپنے خاندان كى كفالت كرتى ہوں كيونكہ وہ دونوں (ميرے والد اور والدہ) اس وقت كام نہيں كرتے، اور ميں اكيلى ايك يورپى ملك ميں رہتى ہوں، جس ميں نہ تو عرب ہيں اور نہ ہى مسلمان.
اس ليے كہ ميرى پرورش اسلامى ہوئى ہے، ميں اپنے ارد گرد معاشرے ميں بالكل الگ تھلگ رہتى ہوں، لہذا ميں نہ تو فنگشنوں ميں شريك ہونے كى رغبت ركھتى ہوں، اور نہ ہى كلبوں ميں جانے كى، اور نہ ہى مردوں كے ساتھ ميٹنگوں ميں جانے كى .... الخ
ميرے سامنے دو راستے ہيں: يا تو ميں اپنے گھر واپس آجاؤں اور اپنے والدين كے سايہ شفقت ميں زندگى بسر كروں، اور كوئى بھى كام تلاش كروں جو مجھے مشغول ركھے، اور اگر ميرے نصيب ميں ہو تو كوئى شخص بھى مل جائے اور ميں شادى كرلوں، اس كا معنى يہ ہوا كہ كچھ محدود مدت تك ميرى آمدنى ميں كمى ہو جائے گى اور مجھے اس كى قربانى دينا ہوگى، جو ميرے خاندان اور گھر والوں پر منفى اثرات مرتب كرے گى، اور اس كے ساتھ ساتھ ميں جس كمپنى ميں ملازمت كر رہى ہوں وہاں سے اپنے عہدہ كى بھى قربانى دينا ہو گى.
يا پھر دوسرا راستہ اور اختيار يہ ہے كہ:
ملازمت جارى ركھوں اور اس اميد پر زندگى بسر كرتى رہوں كہ ايك نہ ايك دن مجھے ايسا مسلمان شخص ملے گا جو اسلامى زندگى بسر كرنے ميں ميرى مدد و معاونت كرے گا.
اس موضوع كے متعلق اسلام كى رائے كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

1 ـ سوال كرنے والى بہن كى جانب سے تجويز كردہ دونوں اختيار اور راستے ايسے ہيں جو صحيح اور غلط، اور حرام اور حلال كے مابين گھومتے ہيں.

اس لیے ہمارے لیے ممکن نہیں کہ ہم سوال کرنے والی بہن یہی مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنا راس المال (یعنی اصل مال) جو کہ اس کا دین اور عفت و عصمت ہے کی حفاظت کرے، اور اپنے گھر والوں کے درمیان زندگی بسر کر کے اپنے آپ کی حفاظت کرے، تو اس طرح وہ ان لوگوں کے درمیان ہو گی جو اس کی حفاظت اور بچاؤ کرنے والے ہیں.

امید ہے کہ اللہ تعالی اس کےلیے کوئی شرعی کام اور صالح اور نیک خاوند میسر اور مہیا کر دے، اور ہم اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ساتھ خوشخبری دیتے ہیں کہ اسی میں بہتری ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " حجاب المراة المسلمة" صفحہ نمبر (49) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ کتنے ہی ایسے بھائی اور بہنیں ہیں جو ایسے اعمال کرتے اور ان معاشروں اور ماحول میں بستے تھے اور وہاں کمائی بھی کرتے تھے، لیکن جیسے ہی انہیں علم ہوا کہ اس میں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے تو انہوں نے یہ سب کچھ ترک کر دیا، حتی کہ اللہ تعالی نے ان پر روزی کے بہت سے دروازے کھول دیے، اور انہیں وسیع رزق عطا فرمایا، اور ان کے دلوں میں اس سے بھی اچھی اور احسن راہنمائی کی جس پر وہ تھے.

ہم سوال کرنے والی بہن کو اس کے والدین کے متعلق یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا اپنے والدین کے ساتھ رہنا، اور ان کی دیکھ بھال کرنا ان سے جدائی اور فراق اختیار کرنے سے بہت زیادہ بہتر ہے، اور اسے ان غیر شرعی کاموں کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے جو اس کے والدین اس سے چاہتے ہیں، کیونکہ عام لوگوں کو دنیا کی حرص ہوتی ہے، لکن ان کے دلوں میں وہ شرعی مانع نہیں آتے جو ان کی بیٹیوں اور اولاد کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہیں.

3 ـ دین کے بدلے اس فانی دنیا کو حاصل کرنے کوشش کرنا صحیح نہیں، نہ تو ہم اسے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لیے چاہتے ہیں، اور نہ ہی سوال کرنے والی بہن کے لیے.

4 ـ آپ یہ نہ سوچیں کہ جس کمپنی میں آپ ملازمت کر رہی ہے وہ انٹرنیشنل کمپنی ہے، اور اس میں تنخواہ اور معاشی زندگی بہت بہتر اور اچھی ہے، کیونکہ اگر یہ اللہ تعالی کی ناراضگی میں ہو تو ان اشیاء کی کوئی قدر و قیمت نہیں، صرف آپ کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کے ساتھ اجنبی مرد کام کرتے ہیں، چہ جائیکہ ایسا ملك جس میں مسلمان نہیں بستے، پھر ہو سکتا ہے آپ کفار کے ملك میں سفر بھی غیر محرم کے کرتی ہوں، اور ان کفار کے مابین رہتی ہوں، اور گھر میں اکیلی رہائش رکھتی ہوں، جس میں دین اور نفس اور عزت کے لیے خطرہ ہے، جو کسی بھی عقل مند کے لیے مخفی نہیں.

نصوص شرعیہ عورتوں اور مردوں کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور اسی طرح بغیر محرم کے سفر کرنا بھی حرام ہے، اور کفار کے درمیان رہائش رکھنا بھی جائز نہیں.

5 ـ اور آپ نے جو علیحدگی کا ذکر کیا ہے کہ آپ ان سب سے الگ تھلگ رہتی ہیں، ہو سکتا ہے دھوکہ دینے والی اشیاء کی کثرت، اور کسی معاون اور نصیحت کرنے والے کے نہ ہونے کی بنا پر یہ علیحدگی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے.

کیونکہ شر اور برائی کی راہ ایک قدم سے شروع ہوتی ہے، اور جب انسان اس میں ایک قدم رکھ کر چلنا شروع کردے تو پھر اس کے اپنے آپ اور آخرت کے متعلق سوچنا مشکل ہو جاتا ہے.

آپ پر اللہ تعالی کا فضل اور احسان ہے کہ آپ نصیحت اور شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہیں، لھذا آپ دنیا پر افسوس نہ کریں، قناعت کرنے والے شخص کو قلیل چیز بھی کافی ہوتی ہے، لیکن طمع اور لالچ ہی ایک ایسی بیماری ہے جو ہلاک کر ڈالتی ہے، اور پھر سوچ وبچار کے لیے عقل بھی باقی نہیں رہتی، اور نہ ہی سوال کرنے میں ورع باقی بچتا ہے.

6 ـ شرعی کام تلاش کرنے میں آپ کے لیے کوئی مانع نہیں، اور خاص کر بعض کمپنیاں تو ایسی ہی جو لوگوں کو گھر بیٹھے ہی ملازمت اور کام دیتی ہیں، کہ وہ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی کام کرتے رہیں، اور مسلمان عورتوں کےلیے یہ ایک شرعی بدل ہو سکتا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو نفع مند کام دے، اور آپ کے دین کی حفاظت فرمائے، وہ اسے کرنے والا اور اس پر قادر ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .